سرکاری رپورٹ

سولہواں/بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کاروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۱۵ر جون سن ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۳ ذی الحج ۱۴۱۳ ہجری

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۱
۲	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں (چیئرمینوں) کے پینل کا اعلان	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۲
۴	نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) کی بجٹ تقریر (بجٹ بابت سال ۹۴-۱۹۹۳ء) نیز ضمنی بجٹ بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء) کا پیش کیا جانا	۴

شمارہ اوّل

جلد سولہواں

جناب اسپیکر ــــــ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ــــــ مسٹر عبدالقہار خان ودان۔

مسٹر محمد حسن شاہ ــــــ سیکرٹری صوبائی اسمبلی۔

مسٹر محمد افضل ــــــ جائنٹ سیکرٹری صوبائی اسمبلی۔

فہرست اراکین اسمبلی

۱۔	نواب ذوالفقار علی مگسی۔	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۲۔	میر عبدالمجید بزنجو۔	صوبائی وزیر
۳۔	میر تاج محمد خان جمالی۔	
۴۔	نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔	وزیر خزانہ
۵۔	سردار ثناء اللہ خان زہری۔	
۶۔	سردار اسراراللہ خان زہری۔	(صوبائی وزیر)
۷۔	میر محمد علی رند۔	(〃 〃)
۸۔	مسٹر جعفر خان مندوخیل۔	(〃 〃)
۹۔	میر جان محمد خان جمالی۔	(〃 〃)
۱۰۔	حاجی نور محمد صراف۔	(〃 〃)
۱۱۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ۔	(〃 〃)
۱۲۔	مسٹر جان محسن اشرف۔	(صوبائی وزیر)
۱۳۔	مولانا عبدالغفور حیدری۔	

(ب)

۱۴-	مولانا عصمت اللہ۔	
۱۵-	مولانا امیر زمان۔	
۱۶-	مولانا نیاز محمد دوتانی۔	
۱۷-	مولانا عبدالباری۔	
۱۸-	مسٹر حسین اشرف۔	(صوبائی وزیر)
۱۹-	میر محمد صالح بھوتانی۔	(〃 〃)
۲۰-	میر محمد اسلم بزنجو۔	(〃 〃)
۲۱-	حاجی محمد شاہ مردانزئی۔	
۲۲-	ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔	(〃 〃) صوبائی وزیر
۲۳-	مسٹر سعید احمد ہاشمی۔	(〃 〃)
۲۴-	حاجی علی محمد نوتیزئی۔	(〃 〃)
۲۵-	مسٹر عبدالقہار خان ودان۔	ڈپٹی اسپیکر۔
۲۶-	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔	(صوبائی وزیر)
۲۷-	سردار محمد طاہر خان لونی	(〃 〃)
۲۸-	میر باز محمد خان کھیتران۔	(〃 〃)
۲۹-	حاجی ملک کریم خان خجک۔	
۳۰-	میر ہمایوں خان مری۔	
۳۱-	نواب محمد اکبر خان بگٹی۔	
۳۲-	میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	
۳۳	میر فتح علی خان عمرانی۔	(صوبائی وزیر)

۳۴۔ مسٹر محمد عالم کرد

۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

۳۶۔ میر عبدالکریم خان نوشیروانی۔ (صوبائی وزیر)

۳۷۔ شہزادہ جام علی اکبر۔ (" ")

۳۸۔ مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔

۳۹۔ ڈاکٹر عبدالمالک۔

۴۰۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ نمائندہ ہندو اقلیت۔

۴۱۔ سردار سنت سنگھ۔ نمائندہ سکھ اقلیت۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۳ر ذی الحج ۱۴۱۳ ہجری (بروز دوشنبہ) زیر صدارت ملک سکندر خان ایڈوکیٹ۔ اسپیکر بوقت چار بجکر دس منٹ۔ سہپر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (جناب اسپیکر) السلام علیکم۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل تلاوت کلام پاک کی جائے گی۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از اخوندزادہ عبدالمتین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ آمین۔

ترجمہ:۔ ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے۔ جو رحمت والا ہے، اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے۔ جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئیگا (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں۔ اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا!) ہم پر (سعادت کی سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو ٹھکارے گئے) اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

صدق اللہ العظیم

موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر نے حسب ذیل اراکین اسمبلی کو علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ سردار محمد صالح بھوتانی۔

۲۔ ڈاکٹر عبدالمالک۔

۳۔ مولانا سید عبدالباری۔

۴۔ سردار میر جاکر خان ڈومکی۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔ رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو سیکرٹری اسمبلی پڑھیں۔

محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی) جناب ارجن داس بگٹی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر موجودہ اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب ارجن داس بگٹی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ میر ہمایوں خان مری صاحب نے انہیں ٹیلیفون پر اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے لہذا وہ آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ اس لئے ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے ۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب ارجن داس بگٹی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ میر محمد عالم کرد صاحب کے بھائی نے ان کو اطلاع دی ہے کہ میر عالم کرد صاحب مصروفیات کی وجہ سے اس تمام اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ لہذا ان کے حق میں اس تمام اجلاس سے رخصت منظور کی جائے ۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔

(کچھ آوازیں...... نا منظور کی جائے)

جناب اسپیکر۔ اسطرح کچھ ایمبگوٹی پیدا ہوگئی ہے ۔ جو حضرات منظور کے حق میں ہوں وہ

اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔

(آوازیں منظور کی جائے)　　　　　　(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ اب جناب نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب ایوان میں سالانہ بجٹ بابت مالی سال ۱۹۹۳-۹۴ اور ضمنی بجٹ بابت سال ۱۹۹۲-۹۳ پیش کریں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب اسپیکر! آپکو اور معزز اراکین اسمبلی کو　　　　السلام علیکم!

یہ امر میرے لئے عزت و افتخار کا باعث ہے کہ میں ۱۹۹۳-۹۴ء کا صوبائی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔ اس معزز ایوان اور اس کے ارکان کے لئے بھی یہ انتہائی خوشگوار موقع ہے کہ صوبے کا تیسرا سالانہ بجٹ میں پیش کر رہا ہوں۔

قبل اس کے کہ بجٹ پیش کیا جائے میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رواں مالی سال کے دوران ہونے والے بعض اہم واقعات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ جو ہمارے معاشی مستقبل کو متاثر کریں گے۔ کوئٹہ میں اقتصادی تعاون کی تنظیم کے ممبر ملکوں کے اجلاس کے انعقاد سے صوبائی دارالحکومت بین الاقوامی برادری میں متعارف ہوا۔ اس شہر میں مذکورہ اجلاس کے انعقاد نے بلوچستان کی اس اہمیت کو اجاگر کیا جو اسے پاکستان کے مستقبل کی اقتصادی ترقی اور اس کردار کی وجہ سے حاصل ہے جو ہمارا صوبہ وسطی ایشیاء کے ملکوں کے ساتھ اقتصادی و سماجی تعلقات کو مضبوط بنانے میں ادا کرے گا۔

حال ہی میں ایوان کے اندر تبدیلی کے نتیجے میں نئے قائد ایوان منتخب کیا گیا ہے۔ اس تبدیلی نے آئینی اور جمہوری نظام پر صوبے کے عوام اور ان کے نمائندوں کے پختہ یقین کی تصدیق کر دی ہے۔ اس عمل نے اس حقیقت کو بھی واضح کیا ہے کہ اس صوبے کے منتخب نمائندے اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اور وہ جمہوری روایات کو سربلند رکھیں گے۔

یہ امر انتہائی خوش کن ہے کہ وفاقی حکومت اب بلوچستان کے ترقیاتی منصوبوں کو اولین ترجیح دے رہی ہے مزید یہ کہ جناب وزیراعظم پاکستان نے دو اہم منصوبوں کو پایۂ تکمیل کو پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ جب گوادر میں گہرے پانی کی بندرگاہ مکمل ہوگی۔ اور گوادر سے ملک کے باقی حصوں کو موٹروے کے ذریعہ ملا دیا جائے گا۔ تو صوبے کے عوام کے لئے خوشحالی کا نیا دور شروع ہوگا۔

جناب اسپیکر!

چونکہ بلوچستان کا بجٹ نئی قیادت کے تحت پیش کیا جا رہا ہے اس لئے میں اپنی حکومت کی پالیسی کو متعارف کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔ ہماری پالیسی کا اولین مقصد صوبے کی سماجی واقتصادی اور جغرافیائی خصوصیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے بلوچستان کو ملک کے دوسرے صوبوں کے مساوی لانا ہے۔ اس پالیسی کے کچھ اہم نکات ہیں۔

۱۔ صوبائی معیشت کے تمام شعبوں اور علاقوں کو اہمیت دیتے ہوئے تعلیم، صحت اور بنیادی ڈھانچے کی بہتری پر ترقیاتی کوششوں کو مرکوز کرنا۔

۲۔ لسانی، نسلی اور مذہبی وابستگیوں سے قطع نظر بلوچستان میں رہنے والے ہر شخص کی سلامتی کی خاطر امن وامان کو مستحکم کرنا۔

۳۔ وفاق کے اندر رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ صوبائی خودمختاری حاصل کرنا اور بلوچستان کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

۴۔ تعلیم، صحت، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، زراعت اور سماجی بہبود کے شعبوں اور امن وامان

قائم رکھنے والے اداروں میں حضوصاً روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔

۵۔ نجی شعبہ کو مستحکم کرنے کے لئے سرمایہ کاروں اور صنعتکاروں کو ترغیبات کی فراہمی۔
چونکہ ہر سیاسی جماعت اور برادری نے وقت کے تقاضے کے طور پر نجکاری کی پالیسی کو تسلیم کیا ہے اس لئے اس پر بھرپور طریقے سے عملدرآمد کرنا۔

۶۔ بلوچستان کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور معاشی طور پر خود کفیل بنانے کے لئے ذرائع اور وسائل مہیا کرنا۔ اس مقصد کے لئے حکومت زراعت میں بنیادی ڈھانچہ کو ترقی دے گی۔ آبپاشی کے نظام کو بہتر بنائے گی۔ کھیتوں سے منڈی تک سڑکوں اور منڈیوں کی تعمیر کرے گی۔ اس طرح شعبہ ماہی گیری میں ماہی گیروں کی آمدنی بڑھانے کے لئے سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

موجودہ حکومت کا اہم مقصد تعلیم صحت اور دیگر سماجی شعبوں میں نہ صرف نئی سہولتوں کی فراہمی بلکہ پہلے سے موجود سہولتوں کو مزید سود مند بنانا بھی ہے۔

میں اس ایوان میں حکومت کی طرف سے وعدہ کرتا ہوں کہ موجودہ اسکولوں میں اساتذہ اور تدریسی آلات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ جہاں ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں وہاں ڈاکٹروں اور نرسوں کی تقرری کی جائے گی۔ اور ادویات مہیا کی جائیں گی۔

جناب اسپیکر!

اس سے پہلے کہ میں ۹۴-۱۹۹۳ کا بجٹ پیش کروں میں ۹۳-۱۹۹۲ کے ضمنی بجٹ کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

مالی سال ۹۳-۱۹۹۲ کے لئے غیر ترقیاتی بجٹ سات سو چون کروڑ روپے کا تھا۔ اس کے مقابلہ میں آمدن کا اندازہ نو سو سات کروڑ روپے تھا جس کی وجہ سے ایک سو ترپن کروڑ روپے کی بچت کی توقع تھی۔ درج ذیل وجوہات کی بناء پر نظر ثانی کے بعد اخراجات آٹھ سو چار کروڑ روپے ہوں گے۔

۔ سرکاری ملازمین کو عبوری امداد کی فراہمی اور سکول اساتذہ کی مزید آسامیوں کا اجراء۔

- مری قبیلہ کے افراد کی آباد کاری۔
- پولیس اور لیویز کے لئے ہتھیاروں اور آلات کی خریداری۔
- ہندؤں کے مندروں کی مرمت۔
- پنشن کے واجبات میں ممکنہ اضافہ۔

ان اخراجات سے سرکاری خزانے پر اضافی بوجھ پڑا جس کی وجہ سے خسارہ کی صورتحال پیدا ہو سکتی تھی مگر حکومت نے ایسے اقدامات کئے جن کی وجہ سے اخراجات میں زیادہ اضافہ نہ ہونے دیا گیا۔ ان اقدامات میں دس فیصد کٹوتی، گاڑیوں اور دیگر اشیاء کی خریداری پر پابندی شامل ہیں۔

جناب اسپیکر! مالی سال ۱۹۹۳-۹۴ کے بجٹ کی جانب آتے ہوئے میں ایوان کی توجہ صوبائی وسائل کی کمزور صورتحال کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ مخصوص جغرافیائی اور سماجی حالات کے پیش نظر صوبے میں مزید ٹیکس لگانے کی گنجائش محدود ہے۔ قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ سے پہلے ترقیاتی بجٹ میں وسائل کا فرق زیادہ تر وفاقی حکومت پورا کرتی تھی۔ مگر اب صوبے کو مکمل طور پر صوبائی آمدن اور وفاقی ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں میں حاصل ہونے والے اپنے حصے پر انحصار کرنا ہے۔

وفاقی حکومت سے موصول وسائل میں بیشتر حصہ قدرتی گیس پر ترقیاتی سرچارج کا ہے چونکہ نئے کنوئیں نہیں کھودے جا رہے اس لئے ترقیاتی سرچارج میں بلوچستان کا حصہ نہیں بڑھ رہا ہے۔

سال ۱۹۹۳-۹۴ میں گیس پر سرچارج کی مد میں آمدن کم ہو کر چار سو پندرہ کروڑ روپے ہو جائے گی۔ تاہم یہ بات باعث مسرت ہے کہ ۱۹۹۲-۹۳ کے ابتدائی تخمینہ کے مطابق خالصتاً صوبائی آمدن اڑتیس کروڑ روپے تھی لیکن نظرثانی شدہ تخمینہ میں یہ بڑھ کر بیالیس کروڑ روپے ہو جائیگی۔ جبکہ ۱۹۹۳-۹۴ میں آمدن اڑتالیس کروڑ روپے تک پہنچ جائیگی۔ اس طرح ۱۹۹۲-۹۳ کے تخمینوں کے مقابلے میں دس کروڑ روپے یا چھبیس فی صد اضافہ ظاہر ہوتا ہے جو صوبے میں ترقیاتی سرگرمیوں کی رفتار کو برقرار رکھنے کی غرض سے ٹیکسیشن کی بنیاد کو وسعت دینے کی حکومتی کوششوں کا مظہر ہے۔

جناب اسپیکر !

بجٹ کے دو اہم حصے ہیں۔ ریونیو بجٹ اور سرکاری شعبوں میں ترقیاتی اخراجات سال ۹۴-۱۹۹۳ کے لئے ریونیو اخراجات کا تخمینہ آٹھ سو تینتالیس کروڑ روپے لگایا گیا ہے ۹۳-۱۹۹۲ کے نظرثانی شدہ تخمینے کے مقابلے میں اخراجات میں چالیس کروڑ روپے اضافے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

صوبے میں اقتصادی و سماجی ترقی کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر اخراجات میں مذکورہ اضافہ زیادہ نہیں ہے۔ سرکاری ملازمین کو تنخواہوں اور الاؤنسوں میں ہر سال ترقی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹیلی فون بجلی اور گیس کے بلوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ترقیاتی اخراجات کے لئے فنڈز مہیا کرنے کی غرض سے غیر ترقیاتی یا ریونیو اخراجات میں کمی کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن یہ اقدامات غیر سود مند ثابت ہوسکتے ہیں کیوں کہ یہ سرکاری شعبے میں روزگار کے مواقع کو کم کرتے ہیں۔ ہماری حکومت نے ترقیاتی بجٹ میں کمی کئے بغیر روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حکومت نے گذشتہ سال کی چار ہزار آٹھ سو اسامیوں کے مقابلے میں اس سال پانچ ہزار دو سو چھبیس نئی اسامیاں رکھی ہیں۔ تنخواہوں کی مد کو غیر ترقیاتی خرچ تصور کیا جاتا ہے مگر درحقیقت ملازمین ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد اور انسانی وسائل کو ترقی دینے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر !

ترقیاتی بجٹ اس ایوان کے ارکان کے لئے خصوصی دلچسپی کا باعث ہے مگر اس سے قبل میں سوشل ایکشن پروگرام کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ماضی میں سماجی شعبوں کو مناسب اہمیت نہیں دی گئی جس کی وجہ سے عوام کی بنیادی ضروریات کا حق ادا نہیں کیا گیا۔ ۱۹۹۱ میں قومی سطح پر سوشل ایکشن پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس کے تحت چند شعبوں میں اضافی رقوم فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان میں تعلیم، صحت، غذائیت، دیہی فراہمی و نکاسی آب کے شعبے شامل ہیں۔ اگلے مالی سال سے سوشل ایکشن پروگرام کو ایک علیحدہ شعبے کی حیثیت دی گئی ہے۔ لہٰذا اگر اس ایوان کے ارکان کو مذکورہ

شعبوں میں تھوڑی رقم یا کم اسکیمیں نظر آئیں تو انہیں تعجب نہیں ہونا چاہیئے کیوں کہ ان شعبوں کے لئے فنڈز سوشل ایکشن پروگرام میں فراہم کئے گئے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت حکومت نے ایک سو چوہتر جاری اور ایک سو تراسی نئی اسکیموں کے لئے ۹۴-۱۹۹۳ میں ایک سو سینتالیس کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ کے لئے ترقیاتی بجٹ کا کل حجم چار سو باون کروڑ روپے ہے جبکہ گذشتہ سال یہ رقم تین سو چھپن کروڑ روپے تھی۔ اس میں مختلف منصوبوں پر بین الاقوامی اداروں اور امداد دینے والے ملکوں کا مالی تعاون شامل ہے۔

جناب اسپیکر! میں اب اگلے مالی سال کے دوران بڑے شعبوں میں ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ لوں گا۔ تمام شعبوں کا ذکر کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ کے دوران ریونیو اور ترقیاتی بجٹ میں تعلیم کے شعبے کو اولین ترجیح دی گئی ہے تعلیمی شعبہ میں تیس اسکیموں کی تکمیل کے لئے دس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں یہ سوشل ایکشن پروگرام کے علاوہ ہے۔ اس میں ہائی سکول اور کالج کی تعلیم کیلئے رقوم لازمی طور پر فراہم کی جائیں گی پرائمری تعلیم پر خصوصی زور دیا گیا ہے چنانچہ پرائمری تعلیم کی ایک علیحدہ نظامت قائم کی گئی ہے۔ اب دیہی علاقوں میں تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ حکومت کمیونٹی سپورٹ پروگرام شروع کر رہی ہے جس کے تحت خواتین اساتذہ کے موبائل یونٹ رضا کار خاتون اساتذہ کو تربیت دیں گے۔ سماجی شراکت سے یہ اسکول غیر روائتی تعلیم کی بنیاد پر کام کریں گے۔ چالیس پرائمری اسکولوں کا درجہ بڑھا کر انہیں مڈل کر دیا جائیگا۔ اور بیس مڈل اسکولوں کا درجہ بڑھا کر انہیں ہائی اسکول کر دیا جائیگا۔ اسکولوں اور کالجوں کی نئی عمارتوں کی تعمیر اور دیگر ضروری سہولتوں کی فراہمی کے ذریعے تعلیم کے معیار کو بہتر بنایا جائیگا۔ موجودہ کالجوں میں نئی لائبریریاں اور تجربہ گاہیں قائم کی جائیں گی۔

دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کی کمی کی وجہ سے تعلیم خاصی متاثر ہوئی ہے۔ چونکہ لڑکیوں کے لئے پرائمری تعلیم کو حکومت خصوصی اہمیت دیتی ہے لہٰذا دیہی علاقوں میں ترغیب کے طور پر حکومت نے خدمات انجام دینے والی استانیوں کو پانچ سو روپے ماہانہ الاؤنس دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

جناب اسپیکر! معیار زندگی کی بہتری اور صحت کی سہولتوں کی توسیع ایک دیرینہ مطالبہ رہا ہے۔ ہماری حکومت لوگوں کی ضروریات سے بخوبی آگاہ ہے اور وہ اس سلسلے میں تمام ممکنہ اقدامات کر رہی ہے۔ بکھری ہوئی آبادی کی وجہ سے ملک کے دیگر حصوں کے مقابلے میں یہاں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے کہیں زیادہ رقم درکار ہوگی۔ وسائل کی کمی کے باوجود حکومت عوامی امنگوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ شعبہ تعلیم کی طرح صحت کے شعبے میں بھی حکومت پہلے سے فراہم کردہ سہولتوں کو مستحکم بنانے کیلئے کوشاں ہے۔ حکومت کا اہم مقصد ہے کہ ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل اسٹاف خاص طور سے خواتین کی دیہی ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں موجودگی کو یقینی بنایا جائے۔ حکومت نے میونسپل ایریا سے باہر خدمات انجام دینے والی خواتین کو ماہانہ پانچسو روپے الاؤنس دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

تھرڈ ہیلتھ پروجیکٹ ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے جاری رہے گا۔ دوسرا فیملی ہیلتھ پروجیکٹ بھی ایک اہم منصوبہ ہے۔ جس پر عالمی بنک مالی تعاون فراہم کر رہا ہے۔ اس منصوبے پر لاگت کا تخمینہ اٹھتر کروڑ روپے ہے۔ اس منصوبے کا خاص مقصد زچہ بچہ کی طبی سہولتوں کی فراہمی، تعلیم، صحت، شہری طبی سہولتوں کا مہیا کرنا اور بیماریوں اور عدم غذائیت کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ حفاظتی ٹیکے لگانے کے پروگرام کو وسیع کیا جائیگا۔ تاکہ آبادی کا بڑا حصہ اس سے مستفید ہوسکے مزید طبی سہولتوں کی فراہمی کی غرض سے نئے آلات کی خریداری کی جائیگی۔

جناب اسپیکر! چونکہ دیہی علاقوں میں پینے کے پانی کی کمی ہے۔ اس لئے صاف پینے کے پانی کی فراہمی ہمیشہ ہماری ترجیحات میں شامل رہی ہے۔ ۹۳-۱۹۹۲ کے دوران پبلک ہیلتھ کے شعبے میں مختلف پروگراموں کے تحت ایک سو اناسی اسکیمیں مکمل کی گئیں جن پر ستائیس کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ اگلے مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ کے دوران تیس جاری اور ساٹھ نئی اسکیموں پر بتیس کروڑ روپے کی لاگت سے عملدر آمد کیا جائیگا۔

حکومت صوبے کی جغرافیائی نوعیت کے پیش نظر شمسی توانائی کی نئی ٹیکنالوجی متعارف کرا رہی ہے۔ شمسی توانائی کے پمپ سورج کی قدرتی توانائی کو بروئے کار لائیں گے۔ اور بجلی پر انحصار کم کرکے توانائی کا نیا ذریعہ پیدا کریں گے۔ اگلے مالی سال کے دوران حکومت سوشل ایکشن پروگرام کے تحت شمسی توانائی سے چلنے والے پچاس پمپ خریدے گی۔

شرکت اور تعلق کا احساس پیدا کرنے کی غرض سے اور لوگوں میں یہ اعتماد پیدا کرنے کیلئے کہ وہ اپنی تقدیر کے خود مالک ہیں۔ حکومت سماجی شراکت کو زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تکمیل شدہ اور جاری واٹر سپلائی اسکیموں میں علاقے کے لوگوں کی شمولیت میں اضافہ کیا جانا چاہیئے۔ اس مقصد کے حصول کے علاوہ یہ پالیسی غیر ترقیاتی بجٹ پر بوجھ کو بھی کم کریگی۔ اس شعبہ میں سب سے بڑا منصوبہ آکڑہ کور ڈیم کا ہے جس میں اچھی پیش رفت ہو رہی ہے۔ اور یہ ۹۴-۱۹۹۳ میں تکمیل کے قریب ہوگا۔

پانی کے شعبہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان میں آبپاشی کی اسکیمیں، ڈیلے ایکشن ڈیم اور ہائیڈرولوجیکل ڈویلپمنٹ شامل ہیں۔ ۹۴-۱۹۹۳ میں چھتر جاری اور اٹھارہ نئی اسکیموں کے لئے چھپن کروڑ ستر لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

میں اس شعبے میں چند بڑی اسکیموں کی نشاندھی کرنا چاہوں گا۔

۱۔ پٹ فیڈر کینال کی بحالی اور بہتری کا منصوبہ۔
۲۔ بلوچستان مائینر اری گیشن اینڈ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ پروجیکٹ۔
۳۔ کویت فنڈ کے تحت چھوٹی آبپاشی اسکیمیں۔
۴۔ بحالی نظام آبپاشی کا منصوبہ۔

یہ اسکیمیں زرعی شعبے کے لئے مددگار ہونگی۔ اور صوبے کی معاشی بنیاد کو مستحکم بنائیں گی۔ حکومت اس بات سے آگاہ ہے کہ آبادی میں اضافہ کی وجہ سے صوبے میں پانی کے وسائل کم ہو رہے ہیں۔

جنابِ اسپیکر!

زراعت اور حیوانات صوبے کی معیشت میں اہم شعبے ہیں، کیونکہ آبادی کے بڑے حصے کی آمدنی اس شعبے سے وابستہ ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کی مارکیٹنگ کا منصوبہ زرعی شعبہ کی پیداوار کی مارکیٹنگ کیلئے جدید ڈھانچہ فراہم کریگا۔ اس منصوبے پر ایشیائی ترقیاتی بنک کے قرضے سے عملدرآمد کیا جائیگا۔ منصوبے کے تحت تھوک بازار قائم کیا جائیگا۔ تاکہ صوبے میں پھلوں اور سبزیوں کی مارکیٹنگ کو منظم کیا جاسکے۔ منڈی کی اطلاعات کے نظام کو ترقی دی جائیگی۔ اور فصل کی کٹائی کے بعد کی ٹیکنالوجی متعارف کرائی جائیگی۔

آن فارم واٹر مینجمنٹ فیز III میں دو سو چودہ آبی گذرگاہوں کو پختہ کیا جائیگا۔ اسی ٹینک تعمیر کئے جائیں گے۔ اور چھ سو ہیکٹر زمین ہموار کی جائیگی۔ اور پینتیس آزمائشی مراکز کی تعمیر مکمل کیجائیگی۔

ایگریکلچرل ریسرچ پروجیکٹ فیز II کا بنیادی مقصد ایگریکلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تحقیقاتی قابلیت میں اضافہ کرنا ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے کے لئے تحقیقی ماسٹر پلان تیار کرنے کے لئے تیکنیکی امداد حاصل کی جائیگی۔ مزید یہ کہ پندرہ پی ایچ ڈی آٹھ ایم ایس سی اور سو ۴۳ شارٹ کورسوں کے لئے انتظام کیا جائے گا۔

بلوچستان کے وسیع رقبہ کی وجہ سے ۷۰ فیصد آبادی مویشیوں کی افزائش سے منسلک ہے ملک بھر کی بھیڑوں کا ۴۷ فیصد اس صوبے میں ہے۔

لائیوسٹاک کے شعبے میں حکومت نئے ترقیاتی منصوبے کے ذریعے سہولتوں کو برقرار رکھنے اور نئی سہولتوں کی فراہمی کے لئے تمام ممکنہ کوشش کررہی ہے۔ اس شعبے میں ژوب اور پنجگور میں دو ڈیری فارم مکمل کرلئے گئے ہیں۔ خاران اور ڈیرہ بگٹی میں ڈیری فارموں کی تعمیر تکمیل کے قریب ہے۔ اور یہ اگلے مالی سال کے دوران کام شروع کردیں گے۔ اسکے علاوہ خاران میں پولٹری فارم مکمل ہوگیا ہے جو جلد کام شروع کردیگا۔ اسی طرح ژ‌ُکی میں ایک نئے ویٹرنری ہسپتال اور نیر کوٹ، واہی، ناگ

زندرہ، کلی راز محمد اور وڈھ میں ویٹرنری ڈسپنسریوں کی عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔

۹۴-۱۹۹۳ کے دوران زراعت اور لائیوسٹاک کے شعبے میں مجموعی طور پر چار سو باون نئی آسامیاں نکالی جائیں گی۔

ترقیاتی پروگرام کے تحت ایمبریو ٹرانسفر ٹیکنالوجی کے لئے کوئٹہ میں ایک پائلٹ پروجیکٹ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد ڈیری فارموں میں جانوروں کی افزائش کو بہتر بنانا ہے۔

جناب اسپیکر!

مزدوروں کی بہبود کو حکومت کی پالیسیوں میں نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ جس کا مقصد پیداواری عمل میں شریک لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنانا ہے۔ بلوچستان میں ان اقدامات کا عام طور پر تعلق افرادی قوت اور کانکنی کے شعبے سے ہے۔

بلوچستان میں فیکٹریاں اور صنعتیں تیزی کے ساتھ قائم کی جارہی ہیں۔ ہنرمند مزدوروں کی شدید کمی کے باعث ٹیکنیکی تربیتی مراکز کے قیام کی اہمیت کو شدت سے محسوس کیا جارہا ہے، آٹھ ٹیکنیکی تربیتی مراکز کوئٹہ، لورالائی، قلعہ عبداللہ، سبی، خضدار، حب چوکی اور تربت میں اور خواتین کا ٹیکنیکی تربیتی مرکز کوئٹہ میں قائم کئے جاچکے ہیں۔ اور اس وقت کام کر رہے ہیں۔ فی الوقت سات ہزار تین سو سولہ افراد کو مختلف شعبوں میں تربیت مہیا کی جاچکی ہے۔ ان میں سے تین ہزار چھ سو بارہ کو نجی اور سرکاری شعبے میں روزگار فراہم کیا جاچکا ہے۔ اور چار سو پچانوے افراد کو مشرق وسطیٰ میں ملازمت مل گئی ہے۔

کانکنی کے شعبے میں تیس ہزار کارکن برسر روزگار ہیں۔ جو اپنا قابل ذکر کردار مجموعی معاشی کارکردگی میں ادا کر رہے ہیں۔ حکومت اپنے وسائل میں رہتے ہوئے کانکنوں اور ان کے اہل خانہ کو سہولتیں فراہم کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام کر رہی ہے کانوں اور صنعتی شعبے کے کارکنوں کو ان کے کام کے مقامات پر آٹھ سو تریپن مکانات فراہم کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

یہ اعلان کرتے ہوئے مجھے انتہائی مسرت ہو رہی ہے۔ کہ کوئٹہ سے جدہ کے لئے براہ راست حج پروازوں کا آغاز رواں مالی سال کے دوران ہو چکا ہے۔ اور ۲۶ اپریل سے ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء تک ساڑھے چار ہزار عازمین حج کو سولہ حج پروازوں کے ذریعے کوئٹہ سے براہ راست جدہ پہنچایا گیا اس موقع پر بروری ویسٹرن بائی پاس پر واقع ادارہ دیہی ترقی کی نو تعمیر شدہ عمارت میں عارضی طور پر ایک حاجی کیمپ بھی قائم کیا گیا تھا۔

بلوچستان کی حکومت ملک کے دیگر شہریوں کی طرح اقلیتوں کے حقوق کا بھی پورا احترام کرتی ہے۔ گزشتہ سال بابری مسجد کی شہادت کے واقعہ کے ردعمل کے طور پر بعض ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے اور صوبے میں متعدد مندروں اور گوردواروں کو نقصان پہنچا حکومت اقلیت کے اعتماد کو بحال کرنے کے لئے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ مندروں اور گوردواروں کی ازسر نو تعمیر و مرمت کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کے بعد اس مقصد کے لئے ساٹھ لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔

فزیکل پلاننگ اینڈ ہاؤسنگ کی پندرہ جاری اور سات نئی اسکیموں کے لئے ۹۴-۱۹۹۳ء کے لئے پندرہ کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کی گئی ہے۔ ان بائیس اسکیموں میں سے آٹھ اسکیمیں ۹۳-۱۹۹۲ء میں مکمل کی جائیں گی۔

کوئٹہ کے شہریوں نے اس ایوان کے بالمقابل بلوچستان ہائی کورٹ کی عمارت کو فخر اور مسرت سے دیکھا ہوگا۔ یہ رواں مالی سال کے دوران مکمل کئے جانے والے اہم منصوبوں میں سے ایک ہے۔ اس شعبہ میں مکمل کی جانے والی دیگر اہم اسکیمیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کمپلیکس لورالائی۔

۲۔ موجودہ سیکرٹریٹ بلاک میں اضافی دفتری کمروں کی تعمیر۔

۳۔ بلوچستان میں عدلیہ کے لئے رہائشی اور غیر رہائشی سہولتوں کی فراہمی۔

سال ۹۴-۱۹۹۳ کے دوران اس شعبے کی تیئس اسکیموں کے لئے ساڑھے پندرہ کروڑ روپے

مختص کئے گئے ہیں۔

ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے شعبے کے لئے اگلے مالی سال کے دوران اڑتالیس جاری اور چھوٹی اسکیموں کے لئے چھپن کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان اڑتالیس اسکیموں میں سے ۲۷ اسکیمیں توقع ہے کہ ۹۴-۱۹۹۳ کے دوران مکمل کر لی جائیں گی۔ اس شعبہ کے دیگر اہم منصوبے جو اگلے مالی سال میں مکمل کئے جائیں گے۔ ان میں سوئی ڈیرہ بگٹی روڈ، گوادر نیلنٹ روڈ، پنجگور، سبز آب روڈ شامل ہیں۔

جناب اسپیکر!

نجی شعبہ بلوچستان کے صنعتی علاقوں میں متعدد صنعتوں کے قیام میں گہری دلچسپی رکھتا ہے لیکن موجودہ رعایتیں ان کے لئے ناکافی ہیں۔ اس بارے میں کوششیں کی جا رہی ہیں کہ صوبہ سرحد میں مروجہ رعایتیں بلوچستان میں بھی فراہم کی جائیں۔

حکومت کان کنی کی ترقی کی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت صوبہ کے نظرانداز شدہ علاقوں میں معدنیات کی دریافت کو ترقی دینے کے سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے۔ کان کنی کے علاقوں میں ضروری سہولتوں کی فراہمی نہایت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے کئی اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں اور نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں معدنیات کے شعبے میں پانچ اسکیموں پر عملدرآمد کیا جائیگا۔

صوبائی حکومت کی پالیسی ہے کہ صوبے میں کھیلوں کو فروغ دے۔ اس مقصد کے لئے حکومت مالی دشواریوں کے باوجود کھیلوں کے فروغ کیلئے مالی امداد فراہم کر رہی ہے۔ حکومت صوبائی سطح پر کھیلوں کی ترقی کے لئے جامع منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ اس منصوبے کے تحت دیہی علاقوں کو بھی کھیلوں کی بہتر سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے نوجوان قومی سطح پر صوبے کی نمائندگی کریں گے۔ سال ۹۴-۱۹۹۳ کے دوران درج ذیل سہولتوں کو تعمیر کیا جائیگا۔

۱- ژوب اسٹیڈیم

۲- کچلاک اسٹیڈیم

۳- جنرل موسیٰ ہاکی اسٹیڈیم کوئٹہ کیلئے وی آئی پی پویلین کی تعمیر

۴- ایوب اسٹیڈیم کوئٹہ میں کرکٹ گراؤنڈ کی توسیع

۵- اوستہ محمد اسٹیڈیم

۶- ڈیرہ اللہ یار اسٹیڈیم

بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے محکمہ کھیل کی جانب سے بلوچستان میں ضلعی اور ڈویژنل سطح پر کھیلوں کے فروغ کے نام سے ایک اسکیم پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ اس منصوبے کے تحت نہ صرف کھیلوں کے لئے مالی معاونت کی جائیگی بلکہ کھیلوں کے اداروں کو خودکفیل اور خود مختار بنانے میں مدد ملے گی۔

حکومت نے سرکاری ملازمین کی بہبود کے لئے خصوصی اقدامات کئے ہیں۔ ان کے لئے مکانات کی تعمیر کی غرض سے اراضی کی فراہمی پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ اسٹاف ویلفیئر ایسوسی ایشن کو اس مقصد کے لئے زمین فراہم کی گئی ہے۔ بینی وولینٹ فنڈ ہاؤسنگ اسکیم پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور مزید ملازمین کو اس اسکیم سے استفادہ کرنے کا موقع فراہم کرنے کی خاطر اضافی زمین حاصل کی جارہی ہے۔ آئندہ سال کے دوران حکومت کوئٹہ بینی وولینٹ ہاؤسنگ اسکیم کی طرز پر ڈویژنل سطح پر ہاؤسنگ اسکیموں کی تعمیر پر خصوصی توجہ دے گی۔ کم تنخواہ دار ملازمین اور ان کے بچوں کو ان کی فلاح و بہبود کے لئے بینی وولینٹ فنڈ اسکیم سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ سازگار حالتِ کار کی فراہمی کے لئے مسلسل کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ اور محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ معاشی فوائد کے حصول کو یقینی بنایا جائیگا۔ صوبائی حکومت کے ملازمین کو اس وقت پورے ملک میں موجود ملازمین سے زیادہ تنخواہیں اور مراعات فراہم کی جارہی ہیں اور انہیں

بھی چاہیئے کہ وہ لوگوں کی خدمت کے لیئے اپنی تمام کوششوں کو بروئے کار لائیں۔ ان کی کامیابی کا اندازہ لوگوں کی تسلی سے لگایا جاسکتا ہے۔

کوئٹہ دن بدن صفائی ستھرائی سے محروم ہو رہا ہے۔ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، نکاسی آب کے ناقص نظام آلودگی اور ناجائز تجاوزات اب معمول بن چکے ہیں۔ حکومت نے ان نقائص کو دور کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آئندہ چھ ماہ میں حالات میں بہتر تبدیلی آئیگی۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے شہری سہولتوں کی بہتری کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

بجٹ تقریر کو سمیٹتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معیشت کے تمام شعبوں کی بہتری کے لئے ہمہ جہت کوششیں کی جارہی ہیں۔ دوسری جانب کارکردگی کو بہتر بنانے اور حکومتی اخراجات میں کمی پر زیادہ زور دیا جارہا ہے۔ تمام شعبوں میں عوام کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ جسمیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا شعبہ سرفہرست ہے۔ اسکے علاوہ ان اسکیموں پر بھی توجہ دی جائیگی جن کے مثبت اثرات دوسرے شعبوں میں بھی رونما ہوں گے۔ یہ سوچ بچار کا وقت ہے۔ بلوچستان کے ترقی پذیر وسیع علاقوں میں جہاں ناخواندگی کی شرح بہت زیادہ ہے۔ بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے صحت کی سہولتیں بہت محدود ہیں اس حقیقت کو طشت ازبام کرتی ہیں کہ اب بھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔ وسائل کی کمی اس امر پر مجبور کرتی ہے کہ دستیاب وسائل کو زیادہ مؤثر، منصفانہ اور ہوشمندی سے خرچ کیا جائے۔

جناب اسپیکر!

یہ بات عیاں ہے کہ موجودہ بجٹ نامساعد حالات میں ترتیب دیا گیا ہے۔ وہ صورتحال جو دو سال پہلے سامنے آئی تھی ڈرامائی طور پر تبدیل ہوچکی ہے۔ صوبہ کے فاضل محاصل میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ یہ بنیادی طور پر اس وجہ سے ہوا ہے کہ محاصل میں اضافہ ضرورتوں سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس کے باوجود صوبائی حکومت محاصل کی مد میں ستر کروڑ روپے کی بچت کرنے میں کامیاب ہوئی

ہے۔ جسکی وجہ سے صوبہ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔ صوبے کے غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کے لئے کوشش کی جائیگی تاکہ ترقیاتی عمل متاثر نہ ہو یہ بات ریونیو اخراجات میں پانچ فی صد کمی کے ذریعے ہی ممکن ہوئی ہے۔

بہرحال صورتحال اس قدر مایوس کن نہیں اور صوبے کی ترقی کے لئے شاندار امکانات موجود ہیں۔ اب قومی اور بین الاقوامی سطح پر یہ بات تسلیم کرلی گئی ہے کہ صوبے کا محل وقوع وسطی ایشیاء اور ملک کے دوسرے حصوں کے لئے بہت اہم ہے۔ حکومت میں شامل اور حکومت سے باہر ہم سب کا فرض ہے کہ عزم صمیم اور پختہ ارادے سے صوبے کی ترقی کے لئے کام کریں۔ ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ ہم اب قومی مالیاتی کمیشن کے بعد کے دور میں داخل ہوچکے ہیں جسمیں مالیاتی انتظام اب ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ جہاں اقتصادی معاملات میں فیصلے کرنے کے لئے ہمیں حتمی اختیار حاصل ہوگیا ہے۔ ساتھ ہی اس نے اخراجات کو کم کرنے اور آمدنی کو بڑھانے کے لئے ہم پر ذمہ داری ڈال دی ہے۔

جناب اسپیکر! مری قبیلے سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائیوں کی وطن واپسی ایک سنگ میل ہے۔ حکومت نے اس واپسی کو زیادہ سے زیادہ سہل بنانے کے لئے کوششیں کیں۔ مجھے یقین ہے کہ جلاوطنی کے دور کے نشانیاں دور کی جائیں گی اور یہ لوگ صوبے کی ترقیاتی سرگرمیوں میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔

جناب اسپیکر!

صوبے کی پوری معیشت کی بنیاد سرکاری شعبہ ہے اور سارا انحصار اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے وسائل پر ہے۔ رائلٹی ایکسائز ڈیوٹی اور ترقیاتی سرچارج کی صورت میں گیس سے ہونے والی آمدنی کو ترقیاتی میدان میں اقتصادی اور سماجی سہولتوں کی فراہمی کے لئے حکومتی کوششوں کے محرک کی حیثیت حاصل ہے۔ اس آمدنی میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ ہمیں اس صورتحال کا نوٹس لینا ہوگا کہ جہاں

دوسرے صوبوں میں گیس اور تیل کے ذخائر دریافت کئے جا رہے ہیں ہم نے نئے علاقے دریافت کرنے کی کوششیں نہیں کی ہیں۔ ہمیں ماضی کی کوششوں پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ اس حکومت کا پختہ عزم ہے کہ تیل اور گیس کے وسائل کی ترقی کے لئے سرمایہ کاروں کو متوجہ کرنے کے لیئے ساز گار حالات پیدا کئے جائیں گے۔

جناب اسپیکر!

اس ایوان میں بیٹھ کر ہم صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے عملی اور ٹھوس اقدامات کرنے کے پابند ہیں۔ یہ ان کا مقدر نہیں کہ وہ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رہیں۔ ملک میں سب سے کم شرح خواندگی اور سب سے زیادہ شرح اموات سے دوچار ہوں ان کے اسکولوں میں تدریس کی سہولتیں یہاں تک کہ استاد بھی نہ ہوں۔ پینے کے پانی سے محروم ہوں۔ اور پانی کے حصول کے لئے میلوں پیدل چلنے پر مجبور ہوں اور پھر بھی انہیں ایسا پانی ملتا ہو جو جانوروں کے پینے کے قابل بھی نہ ہو۔ آئیے ہم قدم سے قدم ملا کر ایک ایسے دور کے سفر کا آغاز کریں جہاں ہمیں یہ احساس ہو سکے کہ عوام کو کچھ حاصل ہوا ہے۔ اور جہاں ہم معاشرے کے اعلیٰ مقاصد پر نظر رکھ سکیں۔

ترقیاتی سرگرمیاں اور اقتصادی کامیابیاں امن اور ہم آہنگی کے ماحول میں حاصل ہوتی ہیں۔ حکومت کی جانب سے میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت امن و امان برقرار رکھنے کو اوّلین ترجیح دیگی۔ ہم اس بات کو بھی یقینی بنائیں گے کہ ترقیاتی فنڈز مناسب طور پر استعمال کئے جائیں اور نہ صرف ترقی ہو بلکہ عوام کو اس کا احساس بھی ہو۔ بدعنوانی کی شکایات عام ہیں اور حکومت اس مسئلہ سے مکمل طور پر آگاہ ہے نہ صرف یہ کہ ہم عوام کے سامنے جواب دہ رہیں گے۔ بلکہ سرکاری ملازمین کے لئے احتساب کے عمل کو بھی یقینی بنائیں گے ہم سب کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیئے اور اپنے آپ سے پوچھنا چاہیئے کہ ہم اس صوبے کیلئے کیا کر رہے ہیں جس نے ہمیں یہ عزت و احترام بخشا ہے۔

جناب اسپیکر!

میں اپنی تقریر اس دُعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صوبے کی اقتصادی و سماجی حالت بدلنے کی کوششوں میں ہماری مدد کرے۔ (آمین)

جناب اسپیکر! آخر میں بجٹ تقریر سمیٹتے ہوئے یہ خوشخبری سناؤں کہ ہم نے کوئی نیا ٹیکس نافذ نہیں کیا جسطرح مرکزی حکومت نے ٹیکس نافذ کئے ہم نے کوئی ٹیکس نافذ نہیں کیا ہے۔ لہٰذا میں ضمنی بجٹ بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء اور سالانہ بجٹ بابت سال ۹۴-۱۹۹۳ اس معزز ایوان میں منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں۔

پاکستان پائندہ باد

جناب اسپیکر۔ شکریہ نواب اسلم رئیسانی صاحب۔ بجٹ بابت سال ۹۴-۱۹۹۳ اور ضمنی بجٹ بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ ایوان میں پیش ہوا۔

جو معزز اراکین ضمنی بجٹ اور سالانہ بجٹ پر بحث کرنے کے خواہشمند ہوں وہ مہربانی فرما کر اپنے اسمائے گرامی سیکرٹری اسمبلی کو نوٹ کرادیں تاکہ وقت کا تعین کیا جاسکے۔

شکریہ

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۹ جون ۱۹۹۳ء صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سہ پہر چار بجکر چالیس منٹ پر مورخہ ۱۹ جون ۱۹۹۳ء صبح دس بجے (بروز شنبہ) تک کیلئے ملتوی ہوگیا)